

نیو ایئر نائٹ

محمد عارف جاوید گوجرانوالہ

نیو ایئر نائٹ کا تاریخی پس منظر

موجودہ ملکی صورتحال

نیو ایئر نائٹ پر ہونے والے نقصانات

(New Year Night)

تاریخی پس منظر:

نیو ایئر نائٹ کی تقاریب دنیا بھر میں انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ منائی جاتی ہیں۔ برطانیہ، فرانس، اور جرمنی سمیت تمام عیسائی ممالک اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ امریکہ میں نیویارک سنٹر، لندن میں ٹرائی فالگر سکوائر اور جرمنی کے دارالحکومت برلن برائینڈن برگ گیٹ میں نیو ایئر کی بڑی بڑی تقریبات ہوتی ہیں۔ نیویارک کی تقریب میں ایک لاکھ کے قریب نوجوان شرکت کرتے ہیں۔ ٹرائی فالگر سکوائر میں ساٹھ ہزار افراد جمع ہوتے ہیں جبکہ برلن برائینڈن گیٹ پر دنیا کی سب سے بڑی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس میں قریباً پندرہ لاکھ جوڑے شرکت کرتے ہیں۔ 31 دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی شب تمام روشنیاں گل کر دی جاتی ہیں، آسمان پر آتش بازی ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد شراب کے نشے میں دھت نوجوان برف پر رقص کرتے ہیں۔ یہ تقریبات دنیا بھر کے ٹی وی چینلز دکھاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ تمام ممالک کے فائینو سٹار ہوٹلوں اور فاشی اور عریانی کے مارے لوگ اپنے گھروں میں ان تقاریب کا اہتمام کرتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق صرف امریکہ میں 171 ارب ڈالر کی شراب پی جاتی ہے۔ 600 سو ملین کی آتش بازی کی جاتی ہے اور نوجوان اربوں ڈالر رقص گاہوں میں اڑا دیتے ہیں۔

نیو ایئر کی تقریبات کے متعلق کوئی باقاعدہ روایت موجود نہیں ہے کہ ان کا آغاز کب ہوا؟ فرانس میں 1564ء میں گریگوری کیلنڈر کو تسلیم کیا گیا تو اس وقت تک یکم اپریل کو شروع ہونے والے نئے سال کے استقبال کے لیے مارچ کے آخری ہفتے میں بھرپور تقریبات منعقد ہوئیں۔ اور

31 مارچ کی رات کو نیو ایئر ٹاؤنٹ کے طور پر منایا جاتا تھا۔ نئے کینڈر کو تسلیم کرنے میں جب حکومت اور عوام کی چپقلش شروع ہوئی تو حکومت نے 31 دسمبر کی رات کو بطور نیو ایئر ٹاؤنٹ بھرپور انداز میں منانے کا آغاز کر دیا۔ لیکن یہ تقریبات صرف فرانس یا برطانیہ تک محدود تھیں۔

یاسر محمد خان صاحب اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

نیو ایئر ٹاؤنٹ کی تقریبات کا باقاعدہ آغاز انیسویں صدی کے شروع میں ہوا۔ برطانیہ کی ”رائل نیوی“ کے نوجوانوں کی زندگی کا زیادہ حصہ بحری جہازوں میں گزرتا تھا، یہ لوگ سمندروں کے تھکا دینے والے سفروں سے بیزار ہو جاتے تو جہازوں کے اندر ہی اپنی دلچسپی کا سامان پیدا کر لیتے۔ یہ لوگ رنگا رنگ تقریبات مناتے، شراب پیتے، رقص کرتے اور گر پڑ کر سو جاتے۔ اگلے دن جب ان کی آنکھ کھلتی تو سمندر اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ بچھا ہوتا۔ یہ لوگ تقریبات مناتے، لیکن سال لبا ہوا اور تقریبات مختصر۔ چنانچہ یہ لوگ تقریب کا بہانہ تلاش کرتے، ایک دوسرے کی سالگرہ مناتے ایک دوسرے کی بیوی بچوں کی سالگرہیں مناتے، ویک اینڈ مناتے، ایئر اور کرکس کا اہتمام کرتے، جب یہ سارے مواقع بھی ختم ہو جاتے تو یہ ایک دوسرے کے کتوں، بلیوں اور گھروں کی سالگرہیں منانے لگتے، انہی تقریبات کے دوران کسی نے نیا آئیڈیا پیش کیا۔ اس نے کہا ”کیوں نہ ہم سب مل کر نئے سال کو خوش آمدید کہا کریں“۔ اچھا آئیڈیا تھا۔ لہذا اس سال اکتیس دسمبر کو جہاز کا سارا عملہ اکٹھا ہوا انہوں نے جہاز کے ”ہال روم“ کو سجایا، موسیقی اور شراب کا اہتمام کیا، رات دس بجے سب نے خوب شراب پی رقص کیا اور ٹھیک بارہ بجکر ایک منٹ پر ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارک باد دی اور ایک دوسرے کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام پیش کیا یہ ”نیو ایئر ٹاؤنٹ“ کا باقاعدہ آغاز تھا۔ اگلے سال ستمبر اور اکتوبر ہی میں نیو ایئر ٹاؤنٹ کا انتظار شروع ہو گیا۔ دسمبر آیا تو جو نیئر افسروں نے اپنے سینئر افسروں کو درخواست دی ”ہم ایک طویل عرصے سے اپنے گھروں سے دور ہیں۔ سمندر کی بوری ہمیں خودکشی پر ابھار رہی ہے ہم نیو ایئر ٹاؤنٹ منانا چاہ رہے ہیں اور ہمیں رقص کے لیے خواتین ساتھی درکار ہیں مہربانی فرما کر ہمیں صرف ایک رات کے لیے ساحل سے خواتین لانے کی اجازت دی جائے“

افسر اپنے ماتحتوں کی ضرورت سے واقف تھے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ اس رات قریب ترین ساحل سے فاحشہ عورتوں کا بندوبست کر دیا گیا۔ یہ ”نیو ایئر ٹاؤنٹ“ دوسری

راتوں سے بے انتہاء اچھی تھی کیونکہ اس میں شراب کے ساتھ ساتھ شباب بھی میسر تھا تیسرے سال اس تقریب میں بتیاں بچھانے کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک سپاہی نے جہاز کے الیکٹریکل سسٹم کے رکھوالے کو چند پاؤنڈ دیئے۔ اور اسے کہا کہ جونہی رات کے بارہ بجیں چند سیکنڈ کے لیے بتیاں گل کر دینا۔ رکھوالے نے اس کی بات پر عمل کیا۔ جوں ہی رات کے بارہ بجے روشنیاں بجھ گئیں فلور پر موجود تمام لوگوں کی چیخیں نکل گئیں پھر اچانک روشنیاں جلیں اور روشنیاں گل کرنے والے آفسر نے مائیک پر تمام لوگوں کو پیپی نیو ایئر Happy new year کہا تمام افسروں اور ماتحتوں نے تالیاں بجا کر اس کا شریہ ادا کیا۔ اگلے سال تمام لوگ روشنیاں گل ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ جونہی روشنیاں گل ہوئیں تمام لڑکے ار لڑکیاں ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔

نیو ایئر نائٹ کا پھیلاؤ دنیا میں کیسے ہوا؟

برٹش رائل نیوی (British Royal Navy) کے اس جہاز سے نیو ایئر نائٹ دوسرے جہازوں تک پہنچی اور پھر وہاں سے ساحل پر ایٹاؤن شہر تھا جس کے ساحل پر 1910 میں پہلی نیو ایئر نائٹ منائی گئی۔ رائل نیوی کے افسروں نے اعلیٰ عہدیداروں سے چند گھنٹے ساحل پر گزارنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت دے دی گئی، نیوی کے نوجوانوں نے اپنی بیگمات، منگیتروں اور گرل فرینڈز کو اسکاٹ لینڈ کے اس غیر معروف ساحل پر جمع ہونے کی دعوت دی۔ 31 دسمبر کی رات جب نیوی کا جہاز وہاں رکا تو درجنوں مرد اور عورتیں نیوی کے افسروں کی منتظر تھیں۔ ان لوگوں نے انہیں بھول پیش کیئے، موسیقی بجائیں، شراب پلائی اور پھر ان لوگوں نے مل کر قرض کیا۔ آخر میں نئے سال کا ظہور ہوا تو ان لوگوں نے بے حیائی کا ایک نیا باب کھول دیا۔

اگلے سال ساحل پر خیے لگ چکے تھے، عارضی ہوٹل قائم ہو چکے تھے، موسیقی اور شراب کا وسیع انتظام تھا اور ان افسروں اور ماتحتوں کے دل بہلانے کے لیے سیکڑوں فاحشہ عورتیں موجود تھیں جن کا دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ یہ نیو ایئر نائٹ زیادہ ”کھلی ڈھلی“ اور بے حجاب تھی۔ اس کے بعد برٹش نیوی مین یہ رواج ہو گیا۔ نیوی کے جہاز نیو ایئر نائٹ پر کسی قریب ترین ساحل پر رکتے، نائٹ مناتے اور اپنے سفر پر روانہ ہو جاتے۔ یہ روایت جنگ اول عظیم کے دوران بھی جاری رہی۔ جنگ ختم ہوئی تو نیوی کے یہ افسر اپنے سامان میں نیو ایئر نائٹ بھی باندھ کر گھروں کو لے گئے ان نوجوانوں افسروں

اور اہلکاروں کے ساتھ فحاشی اور بے حیائی کا یہ سامان شہروں میں منتقل ہو گیا۔ اور دنیا ایک نئے دور میں داخل ہو گئی۔ اس وقت دنیا کے 192 ممالک میں نیو ایئر نائٹ منائی جاتی ہے۔ دنیا کے سات ہزار بڑے شہروں میں فحاشی اور عریانی سے بھرپور تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

(سازشیں بے نقاب۔ از یاسر محمد خان۔ ص۔ 594-593)

موجودہ ملکی صورتحال:

1980ء تک نیو ایئر نائٹ کی تقریبات یورپ تک محدود تھیں لیکن 1980ء کی دہائی میں اس مرض نے آگے پھیلنا شروع کر دیا۔ یہ مشرق بعید آیا اور پھر یہ برصغیر میں بھی جڑیں پکڑنے لگا۔ 1992ء میں کراچی کی فائیسٹار ہوٹل میں پہلی ایئر نائٹ منائی گئی۔ اس تقریب میں کراچی کے تاجروں، زمینداروں اور اداکاروں نے شرکت کی۔ کڑے پہرے میں یہ تقریب منائی گئی جس میں شراب اور رقص کا خصوصی انتظام تھا۔ پہلے تو نیو ایئر نائٹ کے نام سے اونچے طبقے کے لوگوں میں یہ رواج تھا کہ ان کی راتیں آباد ہوتی رہتیں تھیں۔ ان کے ہاتھوں عصمتوں کے تاج بکھرتے تھے اور ان کے پہلو گرمی سے معمور ہوتے تھے بڑے بڑے خاندانوں میں اداکارائیں اور رقاصائیں اپنے جسم کی نمائش کے لیے منڈی کا مال بنتی تھیں لیکن اب متوسط اور چھوٹے طبقے میں بھی یہ فریضہ انجام دیا جانے لگا ہے۔، الغرض نیو ایئر نائٹ پر رنگ برنگی محفلیں ہوتی ہیں جام سے جام نگراتے ہیں۔ بڑے بڑے ہوٹلوں، پلازوں اور امراء کے عشرت کدوں میں ناچ گانے اور عیاشی کے پروگرام رات گئے تک جاری رہتے ہیں۔ پاکستان میں نیو ایئر نائٹ پر ہونے والی فحاشی و عیاشی کا اندازہ کرنے کے لیے ایک نظر اس خبر پر ڈالیں۔ گزشتہ روز شدید سردی کے باوجود نئے سال کے آغاز کی خصوصی محفلوں کا اہتمام ہوا۔ جہاں ناچ گانے کے پروگراموں کے علاوہ جام سے جام نگراتے رہے۔ جوں جوں رات بڑھتی گئی پروگرام عروج پر پہنچ گئے۔ ہوٹلوں اور امراء کے گھروں پر بھی خفیہ محفلیں رات بھر عروج پر رہیں۔

تفصیلات کے مطابق:

31 دسمبر کی رات شدید سردی کے باوجود ٹھیک بارہ بجے نو جوان سڑکوں پر آکر نئے سال کا خیر مقدم کرتے رہے۔ لاہور میں مال روڈ اور فورٹریس سٹیڈیم کے علاقوں میں نو جوان نعرے بازی

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی نصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۵۹﴾ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ ☆ دسمبر 2006

کرتے رہے۔ دوسری جانب نیو ایئر نائٹ پر صوبائی دارالحکومت کے کسی بھی اہم اور غیر اہم ہوٹل میں کمرہ دستیاب نہ تھا۔ مختلف تنظیموں اور امراء نے اپنی خفیہ محفلیں اجانے کے لیے کئی روز پہلے ہی کمرے بک کروا لیے تھے۔ جن میں رات بھر محفلیں جاری رہیں۔ اس طرح مختلف بڑے نجی اداروں اور تنظیموں کے زیر اہتمام بھی خفیہ تقریبات ہوتی رہیں۔ پولیس اہلکار مختلف علاقوں میں جمع نوجوانوں کو چیک کرتے رہے دن بھر پولیس نے درجنوں شرابی گرفتار کر کے ان سے بوتلیں برآمد کیں۔

(روزنامہ پاکستان، یکم جنوری 2002ء)

نیو ایئر نائٹ منانے کے مختلف انداز:

دنیا کی دیگر رسومات کی طرح اس رسم کو منانے کے بھی مختلف طریقے رہے ہیں۔

☆ جنوبی ایشیا میں پرندے اور فاختائیں آزاد کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آئندہ مہینے ان کے لیے اچھے ہوں گے۔

☆ یہودی لوگ مخصوص کھانوں کے ساتھ مذہبی تقریبات منعقد کرتے ہیں۔

☆ جاپانی چاولوں کا کیک تیار کرتے ہیں۔

☆ امریکی لوگ 31 دسمبر سے ہی اس کا آغاز کر دیتے ہیں اور بسا اوقات بہرہ ور ہوتے ہوئے نئے کپڑے پہن کر منہ پر ماسک چڑھاتے ہیں۔

یہ ساری ابتدائی چیزیں ہیں آہستہ آہستہ کھانوں کی جگہ شراب کباب نے لے لی تقریبات نے ڈانس پارٹیوں کا رنگ اختیار کر لیا۔ پھر وہی سب کچھ ہونے لگا جس کا پہلے بیان ہو چکا ہے۔

نیو ایئر نائٹ پر ہونے والے نقصانات:

نیو ایئر نائٹ ہر سال دنیا بھر میں نیو ایئر نائٹ پر بے شمار حادثات ہوتے ہیں۔۔۔ برازیل کے شہر روڈی جیرو میں ایک بدنام زمانہ ساحل ہے جس کا نام کوپاکابانا ہے (Copaca bana) ہے یہ ساحل ساڑھے چار کلومیٹر طویل ہے۔ اس ساحل پر 2002ء میں پندرہ لاکھ جمع ہوئے۔ رات بارہ بجے جب روشنیاں بجیں اور آتش بازی شروع ہوئی تو وہاں ہلچل مچ گیا۔ اس ہنگامے میں سینکڑوں نوجوان سمندر میں گر گئے، درجنوں لڑکیوں کی عصمت دری ہوئی اور بے شمار افراد پیروں میں پکے گئے۔ دوسرے دن ساحل پر انسانی اعضاء، خون اور پھنے پرانے کپڑوں کے سوا کچھ نہ تھا۔

نیو ایئر ٹائٹ کا ایک ایسا پہلو بھی ہے جس سے پوری دنیا آج کل تنگ نظر آ رہی ہے۔ وہ پہلو حادثات ہیں۔

یکم جنوری ۲۰۰۵ کی خبر ہے کہ ارجنٹائن کے دارالحکومت بیونس آئرس کے ایک ٹائٹ کلب میں نئے سال کی خوشی میں موسیقی کے ایک پروگرام کے دوران آتش بازی کے نتیجے میں آگ لگنے کی وجہ سے کم از کم ۲۰۰ افراد زندہ جل کر ہلاک اور ۴۰۰ سے زائد شدید زخمی ہو گئے۔ جن میں سے بعض کی حالت تشویش ناک بتائی گئی اور ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔ ارجنٹائن کے وزیر داخلہ 'انیل فنانڈو' نے بتایا کہ دارالحکومت بیونس آئرس کے کرومگن ٹائٹ کلب میں آتش بازی کے مظاہرے کے دوران اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس واقعہ کے دوران کلب کے ہال میں ۱۵۰۰ افراد موجود تھے۔ جن میں سے کم از کم ۲۰۰ افراد آگ لگنے کے باعث جل کر ہلاک، جبکہ ۴۰۰ سے زائد شدید زخمی ہوئے۔ حکام کے مطابق بعض افراد کی حالت تشویش ناک ہونے کے باعث مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ سیکریٹری صحت الفریڈ ویشن نے بتایا کہ نئے سال کے آغاز کی خوشی میں موسیقی کے ایک پروگرام کے دوران آتش بازی کے باعث یہ سانحہ پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ آگ کلب کی چھت میں لگی جس نے آنا فانا کلب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس کی وجہ سے اتنا بڑا سانحہ رونما ہوا۔ شہر کے میئر انیل اوبارنے 'TN' ٹیلی ویژن کو بتایا کہ ہلاکتوں کا اندازہ کہیں زیادہ ہے۔ اور فوری طور پر اس کی صحیح تعداد بتانا مشکل ہے۔

☆ کولمبیا کے سب سے بڑے شہر بوٹا میں ۲۰۰۲ء میں صرف ایک گھنٹے کے اندر ۱۴۷ مارے گئے۔ یہ تمام لوگ نوجوان تھے جنہوں نے رات کو نیو ایئر ٹائٹ کا اعلان ہوتے ہی ایک دوسرے پر حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں چونٹھ (۶۴) افراد گولی لگنے، بانس (۲۲) خنجر لگنے، گیارہ (۱۱) پتھروں تلے کچلے جانے اور پچاس سڑکوں پر حادثات کے باعث مارے گئے۔ اور کولمبیا کی حکومت نے خیال ظاہر کیا تھا کہ ۲۰۰۳ء میں مرنے والوں کی تعداد ۴۰۰ ہو سکتی ہے۔

☆ نوائے وقت کی خبر کے مطابق پیراگوئے میں ۲۰۰۴ء کے دوران آتش بازی کے باعث ۴۰۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے تھے۔ (یکم جنوری، ۲۰۰۵)

☆ ایسواڈور میں ۳۸ افراد مارے گئے جبکہ ۲۵۰ زخمی ہوئے یہ لوگ ساحلوں اور دریا کے

کنارے پر نیو ایئر نائٹ منار ہے تھے۔

☆ بیونس آئرس ارجنٹائن میں 2002ء میں 100 افراد مارے گئے۔

☆ برطانیہ میں 2002ء کی نیو ایئر نائٹ نے 1362 افراد کو متاثر کیا۔ ان میں بے شمار لوگ

اپنے اعضاء سے محروم ہو گئے۔ چالیس گھروں کو آگ لگ گئی اور 500 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

برطانیہ میں اس رات کی آتش بازی سے 4825 جانور جل کر مر گئے۔

☆ 2002ء میں نیویارک شہر میں 15 افراد مارے گئے اور 50 شدید زخمی ہو گئے۔

☆ پاکستان میں کثرت شراب نوشی اور زہریلی شراب پینے کے باعث 52 افراد مارے گئے۔

(یکم جنوری 2005، روزنامہ نوائے وقت)

نیو ایئر نائٹ کی باطنی قباحتوں اور شرعی حرمت کے علاوہ ظاہری نقصانات کا ایک سرسری جائزہ

آپ نے ملاحظہ کیا جس سے اس بات کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ رسم ایجاد کرنے

والے اہل مغرب نے دراصل اپنی لامذہبیت کے حساب سے تفریح کا ایک موقع تلاش کیا جبکہ

ان کا مذہب بھی (خواہ یہودیت ہو یا نصرانیت) ایسی واہیات اور بے ہودہ رسم کی اجازت کبھی

نہیں دے سکتا جس میں عصمتیں لٹیں، جوانیاں برباد ہوں، غل غپاڑے کے ساتھ ناچ رنگ اور

جام و سیو چھلکے اور کھلے بلندوں اللہ کی حدود پھلانگ کر خالق کی نافرمانی میں مخلوق اس قدر دیدہ

دلیری کا مظاہرہ کرنے لگے۔ اہل پاکستان پر بھی کچھ عرصہ سے نیو ایئر نائٹ کا عذاب آیا ہوا

ہے جس کی تقریبات کا انعقاد کرنے والے اور فائرنگ و ناچ رنگ سے اس رات کو ہنگامہ پیا

کرنے والے اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہوتے ہیں اس طرح وہ خود تو مبتلائے

عذاب ہوتے ہی ہیں، دوسروں کا سکون بھی برباد کرتے ہیں۔ اللہ ہماری قوم کو ہدایت نصیب

فرمائے۔ (آمین)

میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید)